بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوی طلاق کا میسج نہ سنے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

شوہر اپنی بیوی کو وائس میسج کے ذریعے طلاق دے، لیکن بیوی نے وہ وائس میسج نہ سنا ہو، تو کیا صرف وائس میسج بھیجنے سے شرعاً طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب

اگر شوہر نے وائس میسج کے ذریعے اپنی بیوی کو طلاق دی، اور اس میں طلاق کو میسج بھیجنے یا بیوی کے سننے پر معلق نہیں کیا، بلکہ مطلق رکھا، تو شوہر کے بولتے ہی طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ وہ سینڈ نہ کرے، اگرچہ بیوی نہ سنے، کیونکہ شریعت نے طلاق کے معاملے میں شوہر کو مستقل بنایا ہے، اس لئے طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کا موجود ہونا، اسے طلاق کا علم ہونا، یا اس کا طلاق کے الفاظ سننا یا طلاق لکھ یا بول کر اسے بھیجنا وغیرہ کچھ بھی ضروری نہیں۔

شوہر طلاق کے معاملے میں مستقل ہے، قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ (پارہ 2، سورہ بقرہ، آیت 237)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إنما الطلاق لمن أخذ بالساق" ترجمہ: طلاق کا حق اسی شخص کو ہے جسے جماع کا حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 447، الرقم 2081، مطبوعہ: سعودیہ)

طلاق کا وقوع عورت کے علم پر موقوف نہیں، المحیط البرھانی میں ہے "ان الزوج ینفرد بایقاع الطلاق الثلاث ولا یتوقف ذلك علی علم المراۃ" ترجمہ: شوہر تین طلاقیں واقع کرنے میں منفرد ہے اور طلاق کا واقع ہونا عورت کے معلوم ہونے پر موقوف نہیں۔ (المحیط البرھانی، جلد 4، صفحہ 50، مطبوعہ: بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "طلاق کے لئے زوجہ خواہ کسی دوسرے کا سُننا ضرور نہیں، جبکہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظِ طلاق ایسی آواز سے کہے جو اس کے کان تک پہنچنے کے قابل تھے اگرچہ کسی غل، شور یا ثقلِ سماعت کے سبب نہ پہنچی عند اللہ طلاق ہو گئی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 362، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "طلاق میں شوہر مستقل ہے، عورت کی موجودگی یا علم ضرور نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 790، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "اگر واقع میں اس شخص نے یہ خط آپ کو لکھا یا دوسرے کو عبارت مذکورہ بتا کر لکھوایا کہ میری عورت کی نسبت یہ الفاظ لکھ دے، تو جس وقت اس کے قلم یا زبان سے یہ لفظ نکلے، اسی وقت سے عورت پر ایک طلاق پڑ گئی اور اسی وقت سے عدّت کا شمار ہوگا اگرچہ یہ خط بڑو دہ نہ پہنچتا یا وہ خود ہی لکھ کر نہ بھیجتا یا مکتوب الیھم عورت کو نہ سناتے کہ جو الفاظ طلاق لکھے یا بتائے جب ان میں کوئی شرط نہیں کہ یہ خط جب پہنچے یا سنایا جائے اس وقت طلاق ہو تو ان کا لکھنا یا بتانا ہی طلاق کا موجب ہو گیا بھیجنے پہنچنے سنانے پر توقف نہ رہا۔" (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ447، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں (طلاق) ہو جائے گی۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ114، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5426

تاریخ اجراء: 05 ربیع الآخر 1448ھ/17 ستمبر 2026ء